سوال

(260) نقاب اور برقعہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) جس لباس پر بعض قرآنی آیات یا کلمہ طیبہ پرنٹ ہو تو عورتوں کے لیے ایسا لباس پہننے کا شرعا کیا حکم رکھتا ہے؟

(2) اسلام میں برقعہ اوڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے ملبوسات زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن انہیں توہین اور بے ادبی سے بچانا ضروری ہے۔ جن ملبوسات پر قرآنی آیات پرنٹ ہوں، ان میں سونا نہیں چاہیے یا ایسا لباس پہن کر خلوت گاہوں میں نہیں جانا چاہیے، اگر اس کی ضرورت ہو تو لباس سے مقدس آیات اور محترم نام مٹا کر ہی اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگران کا احترام لازم ہے۔

برقعہ ایسا لباس ہے جو چہرے کی مقدار کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔ دیکھنے کے لیے آنکھوں کے سامنے سوراخ رکھے جاتے ہیں، ایسا لباس پہننا جائز ہے۔ حالت احرام کے علاوہ اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(وَلَا تَنتَقِبُ الْمَرْأَةُ) (ابوداود، کتاب المناسک، باب 32)

"کہ عورت (دوران احرام) نقاب نہ اوڑھے۔"

نقاب برقع ہی سے عبارت ہے، یہ اس امر کی دلیل ہے کہ برقع احرام کے علاوہ جائز ہے لیکن سوراخ اس قدر کھلے نہ ہوں کہ چہرے کا کوئی حصہ مثلاناک، ابرو، یا رخساروں کا کچھ حصہ ظاہر ہو، کیونکہ اس طرح وہ بعض مردوں کے لیے باعث فتنہ بن سکتی ہے۔ اگر عورت برقع کے اوپر ایک باریک سا دوپٹہ اوڑھ لے جو دیکھنے میں رکاوٹ نہ بنے اور چہرے کے خدوخال چھپاسکے تو زیادہ موزوں ہوگا۔۔۔۔ شیخ ابن جبرین۔۔۔

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

پردہ، لباس اور زیب وزینت، صفحہ: 280

محدث فتویٰ